بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۵۶	۲۶ وفا ۱۳۴۶ ہش ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۶ جولائی ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۵ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں شادی بیاہ سے متعلق اسلامی احکام اور ان کی حکمتیں بیان فرما کر احباب جماعت کو ان احکام پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ نیز ان پر حکمت احکام کی روشنی میں جماعت کی طرف سے احباب کے لئے جو لائحہ عمل مقرر ہے آپ نے اس کی بھی وضاحت کر کے احباب کو اس کی پوری پوری پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آجکل جماعت کے ایک حصہ میں غلط قسم کے رجحانات کی وجہ سے رشتے ناطے کے تعلق میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں۔ آپ نے ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان غلط قسم کے رجحانات کو یکسر ختم کرنے اور اس بارہ میں اسلام کی پُرحکمت تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے پر زور دیا۔

- لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں ۲۱ جولائی بروز جمعہ شام کے ۵½ بجے لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ ۲۱ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ تا سب بہنیں جمع ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے اس مقصد میں کامیاب فرمائے جس کے لئے آپ نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مزید قربانیوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ پس تمام بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اس جلسہ میں وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جاوے

چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کا مطالعہ کرو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ یہ بات تو ان مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آگئی ہے ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جاوے۔ وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آگیا ہے۔ مولوی لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑا لی۔ ان لوگوں کو مناسب نہ تھا کہ اس معاملہ میں دلیری کرتے۔ قول خدا، رویت نبیؐ اور اجماع صحابہؓ یہ تین باتیں اس کے واسطے کافی تھیں، ہمیں تو افسوس آتا ہے کہ اس کا ذکر ہمیں خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے۔ یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان سے اٹھایا گیا ہے۔ سوچو کہ جو شخص دنیا داری میں غرق ہے اور دین کی پروا نہیں رکھتا۔ اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو۔ تو پھر تو تم میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہیں اکثر ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد ان کی دنیا داری کے معاملات میں ذرا سا فرق آجاوے تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہیں۔

یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ بیعت کے معنی ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے۔ ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے وہ تو کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۸۴ تا ۱۸۵)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

سفر یورپ کے بابرکت ہونے کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا زیورک (سوئٹزرلینڈ) سے آمدہ تازہ مکتوب

ربوہ ۱۴ جولائی۔ زیورک سے مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کا خط آج کی ڈاک میں موصول ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دوست حضور کے اس سفر کے لئے جو خالصۃً للہ اور محض دین کی خاطر اختیار کیا گیا خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر جہت سے بابرکت کرے اور یورپ کے رہنے والوں کو جو مادی تفوق اور ترقی کے باعث بے روح مشین بن کر رہ گئے ہیں۔ انسانیت کی صحیح روح سے آشنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش غلام بنائے۔ آمین

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

(۷)

مودودی صاحب نے "قتل مرتد پر عقلی بحث" میں فرمایا ہے۔

"جہاں تک مجرد مذہب کا تعلق ہے ہمارے اور معترضین کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایسا مذہب مرتد کو سزا دینے کا حق نہیں رکھتا۔ جبکہ سوسائٹی کا نظم ونسق اور ریاست کا وجود عملاً اس کی بنیاد پر قائم نہ ہو۔ جہاں اور جن حالات میں اسلام فی الواقع ویسے ہی ایک مذہب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ معترضین کا تصور مذہب ہے۔ وہاں ہم خود بھی مرتد کو سزائے موت دینے کے قائل نہیں۔ فقہ اسلامی کی رو سے محض ارتداد کی سزا کا نہیں۔ اسلام کے تعزیری احکام میں سے کوئی حکم بھی ایسے حالات میں قابل نفاذ نہیں رہتا جبکہ اسلامی ریاست یا باصطلاح شرع سلطان) موجود نہ ہو۔ لہذا مسئلہ کے اس پہلو میں ہمارے اور معترضین کے درمیان بحث خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۵۲)

یہاں مودودی صاحب نے خود ہی اس بات کی تردید کر دی ہے کہ "نفس ارتداد" کی سزا قتل ہے۔ اس لئے انہوں نے بزعم خود قرآن کریم احادیث۔ خلفائے راشدین اور مجتہدین کے تعلق میں اپنے رسالہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر خود ہی خط تنسیخ پھیر دیا ہے۔ اور یہاں یہ ثابت کیا ہے کہ مجرد مذہب کی تبدیلی کی دراصل کوئی سزا اسلام میں نہیں ہے البتہ مجرد مذہب کی تبدیلی کے ساتھ اگر بغاوت شامل ہو تو قتل کی سزا دی جائے گی چنانچہ آپ نے برطانیہ وغیرہ حکومتوں کی غداری کی مثالیں اس نظریہ کے مطابق دی ہیں۔

اللہ تعالے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دنیا کے ایک چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی مودودی صاحب کی مظنونہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہے اور نہ خدائے رحیم و کریم سے آئندہ کی توقع ہے کہ وہ ایسی بلا انسانوں پر نازل کرے گا۔ اس لئے دنیا کے انسانوں کو خدا کے حضور سجدہ شکرانہ ادا کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے انہیں مودودی ایسے (Sadist) سے محفوظ رکھا ہوا ہے اور محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو اسلامی حکومت میں مجرد مذہب کی تبدیلی کا نہایت غیر معقول تصور رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ یہ مشورہ دیتا ہے کہ اس نے جو اسلامی حکومت کا یہ نظریہ قرآن کریم میں پیش کیا ہے کہ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

یہ سراسر غلط ہے کیونکہ ان کے زعم میں دراصل اسلامی حکومت وہ ہے جس کا تصور خود مودودی صاحب نے اشتراکیت اور فاشزم سے مستعار لے کر اپنی عقل ۔۔۔ داد سے گھڑا ہے۔

مودودی صاحب کے نزدیک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں نہ کوئی انسان پورا مسلمان ہوا تھا اور نہ نعوذ باللہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پورے مسلمان تھے کیونکہ وہ مودودی قسم کی کوئی اسلامی حکومت نہ رکھتے تھے جس میں وہ مرتد کو قتل کی سزا دے سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مدینہ میں جا کر اگرچہ اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں ابوجندل کو کفار کے حوالے کر دیا کہ وہ بے شک ارتیابی سے اس کو مرتد کر لیں۔ پھر اسلامی حکومت کا یہ اصول خود توڑ کر عبداللہ بن ابی سرح کو فتح مکہ کے بعد قتل مرتد کی سزا نہ دی۔ اللہ تعالےٰ کے حدود کو اس طرح نظر انداز کرنے کا الزام تو شاید مستشرقین نے بھی نہیں لگایا۔ عبداللہ بن ابی سرح سے بڑا مرتد تو شاید ہی کوئی ہوا ہو گا۔ جو ایک وقت میں کاتب وحی تھا اور مرتد ہو کر مم

حدیث النبی

ظالم قیامت کو اندھیرے میں ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن ظلم (کے باعث ظالم) پر تاریکیاں مسلط ہوں گی۔

(بخاری کتاب المظالم)

مم کفار سے جا ملا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجویں پڑھتا پھرتا تھا۔

قرآن کریم میں قتل انسان کے متعلق یہ حکم ہے کہ

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (سورہ مائدہ ع ۵)

یعنی صرف قصاص اور فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ کے جرم میں قتل کی سزا دی جا سکتی ہے اور نفس ارتداد قرآن میں کوئی جرم نہیں۔ جس کی سزا قتل ہو سکتی ہو کھینچ تان کر اس کو فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ میں لانا قطعاً صحیح نہیں ہے۔ ایک شخص جو خاموشی سے اسلام کو ترک کر کے عیسائیت یا کوئی اور دین اختیار کر لیتا ہے۔ محض نجات اخروی کے پیش نظر وہ قطعاً فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ کا مرتکب نہیں سمجھا جا سکتا۔

الغرض اسلامی حکومت میں بھی صرف حربی مرتد کو سزا دی جائے گی نہ کہ صرف مذہب بدلنے والے کو۔ مودودی صاحب کا یہ نظریہ صحیح نہیں ہے کہ اسلامی حکومت میں جو مسلمان مرتد ہوتا ہے۔ وہ لازماً حکومت کا باغی ہوتا ہے۔ مودودی صاحب جس غلطی میں مبتلا ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کی دانست میں اسلامی حکومت کے اندر جو مسلمان مرتد ہوتا ہے وہ لازماً حربی اور باغی ہو گا ہے۔ یہ بالکل فرضی بات ہے۔ جب تک کسی سے کوئی جرم ثابت نہ ہو اسلام اس کو کوئی سزا نہیں دیتا۔ اس لئے یہ فرض کرنا کہ مرتد لازماً حربی یا باغی ہے سخت ظالمانہ اور غیر منصفانہ نظریہ ہے۔ اسلام ایسے ظنی جرائم کی کوئی سزا تجویز نہیں کرتا۔

اس طرح دین کا وہ تصور جو مودودی صاحب نے فاشزم کے نمونہ پر اختراع کیا ہے۔ اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کیا جائے۔ تو پھر بھی خالص نفس ارتداد کی سزا قتل قرار نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ ایک شخص جو اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے وہ لازم نہیں کہ اسلامی حکومت کی وفاداری سے بھی اپنے تئیں منقطع کرلے وہ اسلامی حکومت سے دوسرے ذمیوں کی طرح وفاداری قائم رکھتے ہوئے بھی تبدیلی مذہب کر سکتا ہے۔ لہذا "قتل مرتد پر عقلی بحث" کے زیر عنوان جو کچھ کہا گیا ہے اس سے دراصل آپ نے جو کچھ قرآن و حدیث خلفائے راشدین اور مجتہدین کی مثالیں لے کر کہا تھا اس پر خود ہی پانی پھیر دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ان مثالوں میں جو ارتداد کی سزائیں دی گئیں تھیں وہ نفس ارتداد کی نہیں بلکہ حربی اور باغی ہونے کی وجہ سے دی گئی تھیں۔ گویا آپ نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ "نفس ارتداد" کی اسلام میں کوئی سزا نہیں۔ اس طرح آپ نے ان لوگوں سے اتفاق کر لیا ہے جو کہتے ہیں کہ "نفس ارتداد" کی اسلام میں کوئی سزا نہیں۔ اس طرح آپ نے ان لوگوں سے اتفاق کر لیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ نفس ارتداد یعنی مجرد تبدیلی مذہب کی کوئی سزا اسلام میں نہیں۔ البتہ حربی اور باغی مرتد کو نفس ارتداد کی نہیں بلکہ حربی اور باغی ہونے کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔ اور ماضی میں دی جاتی رہی ہے۔ اور اگر کسی اسلامی حکومت نے اس سے انحراف کیا ہے۔ تو اس نے خود مودودی صاحب کے نزدیک بھی ظلم کیا ہے۔ اس طرح مودودی صاحب نے قتل مرتد پر عقلی بحث کے زیر عنوان جو بیت العنکبوت بنایا ہے وہ آپ ہی اپنی تردید بن کر رہ گیا ہے۔ غالب ؎

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برق خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

اسلامی نظامِ اخلاق کے اہم اجزاء

(از مکرم حیدر علی صاحب ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

شجاعت

بوقت ضرورت مصائب وخطرات کا ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنا شجاعت کہلاتا ہے۔ اس کا مدار ضبطِ نفس اور موقع محل کے مطابق مناسب اقدام کرنے پر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

"لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ
إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي
يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ"

(بخاری کتاب البرّ روایۃ عن ابی ھریرہ)

کُشتی میں کسی کو پچھاڑ لینا اصل بہادری نہیں بلکہ بہادر وہ ہے جو غیظ وغضب کے وقت ضبطِ نفس کا ثبوت دیتا ہے۔ دراصل بہادر وہ ہے جس کا دل مصائب اور تکالیف کے وقت اُڑنے نہیں لگتا بلکہ اولوالعزمی اور صبر کے ساتھ ان کو برداشت کرتا ہے۔

سب سے بڑی بہادری مصیبت اور سختی کے وقت دل کا اطمینان اور حواس کا قائم رکھنا ہے۔ علاوہ ازیں انسان کا اعلائے کلمۂ حق کی خاطر اپنی جان اور اپنا مال سب کچھ قربان کر دینا اور مصائب وتکالیف میں صدق مندی کا نمونہ دکھانا اور طرح طرح کے عذاب کی تلخیوں کو شہد کے گھونٹ کی طرح پی جانا بھی ایک گونہ شجاعت کا رنگ رکھتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

"أَفْضَلُ الْجِهَادِ
مَنْ قَالَ كَلِمَةَ الْحَقِّ
عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

(بحوالہ اخلاق وفلسفہ اخلاق ص۲۹۸)

اس شجاعانہ اندازِ فکر کا غماز ہے۔

شجاعت انسان میں بہت سی خوبیاں پیدا کرتی ہے اس لئے کرم، ہمّت، جرأت، کسرِ نفسی، تحمل، بردباری، اخوت، ضبطِ نفس، عزتِ نفس، سخاوت اور ایثار، بلند اخلاقی اور بلند خصالی وغیرہ خوبیاں جنم لیتی ہیں۔

امانت و دیانت

امین اور دیانتدار وہ شخص ہے جو دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کے درپئے آزار نہ ہو۔ امانت اور دیانت کا حصول اگرچہ بہت مشکل امر ہے لیکن مومن بندے امانت و دیانت کی چلتی پھرتی تصویر ہی ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو بار بار یہ خلق اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بددیانتی کو اپنا شیوہ بنا لینے والوں کے لئے وعیدی پیشگوئیاں فرمائیں۔ مثلاً

"وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا
عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ
وَإِذَا كَالُوهُمْ
أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ"

(سورہ تطفیف ع۱)

امانت میں خیانت کرنے والوں سے ناپسندیدگی کا یوں اظہار فرمایا :-

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا"

(سورۂ نساء آیت ۱۰۹)

حق رائے دہی کو امانت قرار دیکر اس کو اہل کے سپرد کرنے کی تلقین فرمائی۔

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ
إِلَى أَهْلِهَا۔"

(سورۂ نساء آیت ۵۹)

توکّل

اس کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں اصطلاح میں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں اور متوکل علی اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کام کو پورے عزم وارادہ اور تدبیر وکوشش سے سرانجام دے اور یہ یقین رکھے کہ اگر اس کام میں بھلائی ہے تو اللہ تعالےٰ اس میں اس کو ضرور کامیاب کرے گا۔ قرآن مجید نے بار بار مسلمانوں اور مومنوں کو یہ خلق اپنانے کی ترغیب دی ہے فرمایا :-

"وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُونَ۔"

(سورہ ابراہیم آیت ۱۳)

"وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ۔"

(سورہ طلاق آیت ۴)

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا :-

"فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ"

(سورہ آل عمران ع ۱۷)

عفو و درگزر

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کا گناہ اسے بخش دیا جائے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

"وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ۔"

(سورہ آل عمران آیت ۱۳۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے ایک دفعہ ایک قیمتی پیالہ ٹوٹ گیا۔ حضرت حسن نے پوچھا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھ دی اس پر حضرت حسن نے فرمایا قَدْ كَظَمْتُ غَيْظِي۔ اس نے وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ کے الفاظ پڑھ دیئے۔ اس پر حضرت حسن نے فرمایا عَفَوْتُ عَنْكَ وہ غلام بھی کافی سمجھدار تھا کہنے لگا خدا تعالےٰ نے تو یہ بھی فرمایا ہے وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ چنانچہ حضرت حسن مسکرائے اور فرمایا

"أَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ"

اسلام عیسائیت کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے آگے کر دو بلکہ فرمایا

"جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَ
أَصْلَحَ فَأَجْرُهُ
عَلَى اللَّهِ"

(سورہ شوریٰ ع ۴)

"ہر بدی کا اتنا ہی بدلہ ہے جتنی کسی نے تکلیف پہنچائی ہو پس جو شخص اس نیت سے درگزر کرتا ہے کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے ہاں اجر کا مستحق ہو گا۔"

حِلم

کظمِ غیظ کی یہ صفت جب انسان کی فطرت بن جائے اور اس کے نفس میں مستحکم ہو جائے تو اسے حلم کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے کمالِ عقل، غلبہ فرزانگی اور قوت غضب کی مقہوریت اور مغلوبیت پر دلالت کرتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

"مَنْ حَلُمَ سَادَ وَمَنْ
تَفَهَّمَ ازْدَادَ۔"

(ادب الدنیا والدین ص۱۶۳)

جس نے حلم اختیار کیا وہ سردار ہو گیا اور جس نے سمجھنے کی کوشش کی اس کے لئے بڑھنے کی راہ کھل گئی۔

حیاء

مسابقت فی الخیر اور اجتناب عن الشر کی قوت یا ملکہ کا نام حیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

"اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ"

(بخاری)

حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ پھر فرمایا :-

"اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا
بِخَيْرٍ۔" (بخاری)

حیاء نیک نتائج پیدا کرتی ہے۔ شاعر کا قول ہے ؎

"لَا تَسْئَلِ الْمَرْءَ عَنْ خَلَائِقِهِ
فِي وَجْهِهِ شَاهِدٌ مِنَ الْخَيْرِ"

کہ کسی شخص کو اس کے اخلاق کے متعلق مت پوچھو کیونکہ نیکی اس کے چہرے سے ٹپکتی ہے اور اس کا چہرہ اس کے اخلاق وعادات کا آئینہ ہوتا ہے۔

تواضع

منجملہ دیگر اخلاقِ حسنہ کے تواضع بھی ایک خلق ہے۔ اگر انسان خدا تعالےٰ کی معرفت و رضا یا مخلوق پر رحم وکرم کی خاطر اپنے اصلی درجہ اور رتبہ سے کم پر راضی ہو جائے اور خود کو پست کر دے تو اسی فضیلت کا نام تواضع ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا :-

"يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا"

(سورۂ فرقان آیت ۶۴)

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بشارت دی ہے جو تواضع اختیار کرتا ہے۔ فرمایا :-

"طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ
فِي غَيْرِ مَسْكَنَةٍ۔"

(بخاری فی التاریخ)

اور ایک حدیث میں تواضع بلندی درجات کی بھی ضامن ہے۔ فرمایا

"إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ
رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ۔"

(کنز العمال جلد ۶)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر فائز ہوتے ہوئے اپنی بکریاں خود چرایا کرتے تھے اور خود ہی دودھ دوہ لیا کرتے تھے آپ صرف اسی پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اہلِ محلہ کی

بکریوں کا دودھ ان کے گھروں میں جا کر بلا اجرت دوہ دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ باوجود نوکر چاکر رکھنے کے اپنے وضوء کا انتظام خود اپنے ہاتھ سے کرتے۔ حضرت عمر فاروق کمزوروں ضعیفوں بیوگان اور یتامیٰ کی خبرگیری میں دن بے آرامی اور راتیں بے چینی سے گذارتے بسا اوقات رسد پہنچانے میں بنفسِ نفیس حصہ لیتے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے اخلاق و کردار کی بلندیوں اور انکی استقامت کی رفعتوں سے کون واقف نہیں وہ بیک وقت ایک عادل حکمران بھی تھے اور عظیم محدث بھی۔ ان کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک رات آپ ایک مہمان سے مصروف گفتگو تھے کہ دفعۃً چراغ جھلملانے لگا۔ اس موقع پر خلیفہ کے قریب ایک ملازم سو رہا تھا۔ مہمان نے کہا ملازم کو جگا دوں کہ چراغ ٹھیک کر دے آپ نے فرمایا "سویا رہنے دو" مہمان نے کہا "میں چراغ ٹھیک کر دیتا ہوں" آپ نے فرمایا مہمان سے کام لینا اخلاق و مروت کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ آپ خود اٹھے زیتون کا تیل چراغ میں ڈالا اور فرمایا "جب میں چراغ ٹھیک کرنے اٹھا تھا تب بھی عمر بن عبد العزیز تھا اور چراغ ٹھیک کر کے پلٹا ہوں تو بھی عمر بن عبد العزیز ہوں۔

صُلح

اس سے مراد دوسروں کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے ضرر انسان ہونا اور باہمی صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔ الٰہی ارشاد ہوتا ہے

"اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ"
(سورہ انفال ع ۱)

آپس میں صلح کرو۔ پھر فرمایا۔

"اَلصُّلْحُ خَیْرٌ" (سورہ نساء آیت ۱۲۹)

صلح ہی بہتر ہے اور پھر اگر دشمن صلح کی طرف جھکے تو مسلمانوں کو بھی صلح کرنی چاہیئے فرمایا

"وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَھَا" (سورہ انفال ع ۸)

آپس کی رنجش مثلاً کہ اخوت اور اسلامی برادری کا قیام صحت مند معاشرہ کی ضمانت ہے جو معاشرہ قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کا مورد ہوتا ہے وہاں اتفاق اور اتحاد عنقا ہوتے ہیں۔ لہٰذا معاشرتی یگانگت اور اتحاد کے لئے صلح ہونی چاہیئے۔ اس عظیم خلق کی اہمیت مسلّم ہے۔ رِفق اور قول حسن بھی معاشرہ میں خوشگوار فضا پیدا کرنے میں بڑے ممد و معاون ہیں۔

لوگوں سے نرمی کا سلوک اور درشتی الوسع سختی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

" وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
حُسْنًا " (بقرہ آیت ۸۴)

کا فرمانِ خداوندی موجود ہے۔ ایک داعی الی اللہ اور مبلغ کو یہ بھی ہدایت ہے۔

"اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ
بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ
بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ" (سورہ نحل آیت ۱۲۶)

پُرحکمت طریق سے تبلیغ و نصیحت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

احترامِ نفسِ انسانی

اسلام نے قتل نفس کی عام ممانعت کی ہے خواہ وہ شخص کافر ہو یا مسلم۔ حدیث کے کئی کئی ابواب اس خلق کو بیان کرنے کے لئے وقف ہیں حتّٰی کہ ذمیوں اور غلاموں کے قتل کو بھی ویسے ہی فعل شنیع ٹھہرایا جیسے کسی آزاد کو قتل کرنا ہوتا ہے۔ اسلام کے نزدیک قتل ناحق نسلِ انسانی پر تبر رکھنے کے مترادف ہے۔ (ترمذی اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ)

ہمدردی و مواسات

ہمدردی و مواسات کے متعلق بھی اسلام بہت زور دیتا ہے کیونکہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی و ملاطفت سے پیش آنے میں بھی دراصل خدا تعالےٰ کی رضا و خوشنودی کا راز مضمر ہے۔ اسلام نے جو ہمدردی کی تعلیم دی ہے اس میں انسان تو کیا جانوروں تک کو شامل کر لیا ہے۔ غریبوں اور کمزوروں اور یتیموں مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب و تحریص دلائی۔ اسلامی ہمدردی و مواسات کی مثالوں سے تاریخِ اسلام کے صفحات درخشندہ ہیں۔ ہجرت کے موقع پر انصار نے مہاجرین کے لئے اپنی جائدادیں تک دیدیں۔ اسی ہمدردی و مواسات کا نتیجہ ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ لوگ ڈھونڈتے تھے کہ کس کو صدقہ و خیرات کریں مگر ایسے مستحق نظر نہیں آتا تھا۔

حسنِ معاشرت

اس کی بنیاد مختلف باہمی تعلقات پر قائم ہے۔ ایک تعلق تو مسلمان کو مسلمان سے ہوتا ہے اور باہمی دوستی، خیرخواہی، عدل و انصاف اور حقوق و واجبات ادا کرنے سے قائم رہ سکتا ہے۔ دوسرا تعلق نسبی اشتراک ہے۔ اس تعلق کے اچھے یا بُرے ہونے کا تعلق قرب یا تفاوت پر مبنی ہے والدین کی خدمت اور ان کی فرماں برداری کو نہ صرف اسلام نے سراہا ہے بلکہ ایک ضروری فرض قرار دیا ہے اور ان کی نافرمانی کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔

والدین کے بعد بیوی خاوند کے باہمی حسن سلوک اور مودت اور محبت کو اطمینانِ قلب کا ذریعہ ٹھہرایا بلکہ ان کی اس خوشگوار زندگی کو جنت ارضی سے تعبیر کیا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تعلق کے تقدس کی بنا پر ہی فرماتا ہے

"خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ
وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ"

ماں باپ، آل و اولاد اور میاں بیوی کے علاوہ بھی بعض معاشرتی تعلقات مثلاً پڑوسیوں، ماتحتوں، غلاموں اور اپنے ہم مکتبوں اور رفقائے کار سے ناگزیر ہیں ان کی غیر محدود وسعت کی وجہ سے ان سے تعلقات خوشگوار بنانے کو انسان کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ اس بارہ میں انسان کے لئے اسوۂ رسول کی پیروی ضروری ہے ولس۔

آدابِ معاشرت

اسلام نے جہاں باہمی معاشرت کو سنوارنے کے لئے تعلیم دی ہے وہاں بہتر معاشرت کے آداب بھی سکھلائے ہیں جن میں طہارت و نظافت اکل و شرب نشست برخاست ملاقات والوداع اور تحریر و تقریر کے بارے میں مفصل رہنمائی فرمائی ہے تاکہ انسانی زندگی کا یہ گوشہ تشنۂ تکمیل نہ رہے۔

اخلاق کی یہ سب مختلف حالتیں جن کا مَیں نے اوپر ذکر کیا ہے اس وقت اخلاقِ حسنہ کہلائیں گی جبکہ ان کا صدور عقل، شریعت اور موقع و محل کے عین مطابق ہو مثلاً خلق صرف حلیمی نرمی اور انکساری کا نام ہی نہیں بلکہ ظاہری اعضاء کے مقابلہ پر انسان کے باطن پر جو کیفیات رکھی گئی ہیں ان کے برمحل استعمال کا نام ہے مثلاً انسان آنکھ سے آنسو بہاتا ہے یہ اس کے ظاہری عضو کا ایک فعل ہے۔ اس کے مقابلے میں دل میں ایک رقت رکھی گئی ہے جب یہ قوت عقل خداداد کے ذریعہ برمحل استعمال ہو تو یہ ایک خلق ہوگا۔ ایسے ہی انسان کا ہاتھ دشمن کے خلاف اٹھتا ہے اس کے مقابلہ میں دل میں بھی ایک قوت رکھی گئی ہے جسے شجاعت کہتے ہیں اس قوت کے برمحل استعمال کا نام خلق ہے۔ وغیرہ۔

اخلاقِ سیّئہ

انسان تکمیل نفس و طہارت قلب کی جانب متوجہ ہو کر کبھی فرشتہ صفت نظر آتا ہے اور کبھی گناہ اور بدکاری میں ملوث ہو کر شیطان سے بھی بازی لے جاتا ہے۔ انسانی زندگی کے اخلاقی پہلوؤں پر اوپر مختصر ذکر کیا گیا ہے اب اس کے تاریک پہلو جسے اخلاق سیّئہ یا اخلاقی امراض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ طبع انسانی کے دونوں رُخ معلوم ہو جائیں۔ جہاں تک ان کے اسباب کا تعلق ہے ان میں تنگ دلی، کوتاہ نظری، خود غرضی، جلب منفعت ذاتی، خاندانی یا قبائلی عصبیت وغیرہ اہم اسباب ہیں۔

جس طرح حسنِ اخلاق زینت انسانیت و رونق دو عالم ہے اسی طرح "بد اخلاقی" ننگ انسانیت و برباد کن نظم کائنات ہے اور مادی و روحانی امراض کا سرچشمہ ہے۔ اخلاق سیّئہ وہ اعمال ہیں جو دراصل صفاتِ الٰہیہ کے ضد ہیں جیسے جھوٹ ہے۔

جھوٹ:- جس طرح سچ تمام نیکیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے اسی طرح جھوٹ تمام بدیوں اور برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ انسان کی تُو میں داخل ہو کر اسکو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتا ہے۔ اسی طرح ظلم ہے۔

ظلم:- جو شخص عدل سے انحراف کرتا ہے وہ لازمی ظلم کا مرتکب ہوتا ہے اسکے لغوی معنے ہیں "وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّہٖ"۔ اس سے پراگندگی اور انتشار پیدا ہوتا ہے جس سے معاشرہ کا امن درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کبر و غرور:- معاشرہ کے اخلاق سیّئہ میں سے ایک بدترین خلق کبر و غرور ہے اور دراصل یہ نفس کی اس خود پسندی کی حالت کا نام ہے جو دوسروں کی تحقیر اور اپنی بلندی و برائی کے اظہار کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اَلْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ" کہ تکبر کا اظہار صرف خدا تعالےٰ کو زیب دیتا ہے۔

حسد:- کسی شخص کے حسن کمال، لطافت جمال یا مال و متاع کو دیکھ کر رنجیدہ خاطر ہونا اور اسکے ان کمالات کی تباہی کا آرزومند ہو جانا "حسد" کہلاتا ہے۔ امام محی الدین ابی زکریا یحیٰی بن شرف النووی نے حسد کی مندرجہ ذیل تعریف بیان کی ہے۔

"وَھُوَ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَۃِ
عَنْ صَاحِبِھَا سَوَاءٌ کَانَتْ نِعْمَۃَ
دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا" (ریاض الصالحین)

اس بُرائی سے بچنے کے لئے قرآن کریم کی آیت

"مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ"
(سورہ الناس ع ۱)

اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کافی ہے

"اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ
یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ
النَّارُ الْحَطَبَ۔ (ابوداؤد)

ریاء:- ریاء بھی ایک روحانی بیماری ہے جسے عرف عام میں دکھاوا اور نمائش کہتے ہیں۔ ریاءکاری دراصل انسانی نیت یعنی اعمال کی غائت کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔

پھر دوسروں کے درپئے تحقیر و تمسخر رہنا بھی بہت بُرا ہے کسی کا مذاق اُڑانا اور ٹھٹھہ کرنا بہت بری بات ہے مسلمانوں کو اس سے مجتنب رہنے کا ارشاد ہے (سورہ حجرات آیت ۱۲) دراصل اخلاق رذیلہ کی بھی کوئی حد و بست نہیں اور مفصل ذکر کرنے میں طوالت مضمون کا خوف مانع ہے۔ لہٰذا ان میں سے چند ایک کے ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ (باقی)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

مکرم خواجہ جلال الدین صاحب کی یاد میں

(مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

مکرم خواجہ جلال الدین صاحب سکنہ کوٹلی بہرام نزد شہر سیالکوٹ جو ایک مخلص احمدی تھے مورخہ یکم جون ۱۹۶۶ء کو ۱/۲ ۳ بجے دوپہر سیالکوٹ مشن ہسپتال میں بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے ۱۹۱۰ء میں احمدیت قبول کی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے خریدنے اور مطالعہ کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ہر جمعہ کو سب سے پہلے جامع مسجد احمدیہ کبوترانوالی شہر سیالکوٹ میں آپ ہی تشریف لاتے اور آکر کچھ نہ کچھ مطالعہ کرتے یا ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتے۔ مرحوم نہایت دیندار احمدی تھے۔

گذشتہ سال ڈسکہ کے اپنے بعض عزیزوں کو تبلیغ کرنے کی غرض سے مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ اپنے ایک عالم کو بلوا لائے۔ گفتگو ہوئی تو انہوں نے اپنے عالم کی کمزوری کو محسوس کر کے دوسرے موقع پر ایک اور عالم کو بلوایا۔ مگر اس کی کم علمی بھی معلوم کر کے خواجہ جلال الدین صاحب کو کہہ دیا گیا کہ آپ بھی اپنا بڑے سے بڑا عالم ربوہ سے منگوا لیں ہم بھی اب اپنے کسی بڑے عالم کو منگوائیں گے۔ چنانچہ وہ مولوی لال حسین اختر صاحب لے آئے مورخہ ۹، ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء کو دو دن تینوں اختلافی مسائل پر کامیاب مناظرے خاکسار سید احمد علی نے کئے لوگوں نے مولوی لال حسین صاحب کی کمزوری اور جماعت احمدیہ کے دلائل کی پختگی معلوم کر لی۔ خواجہ صاحب کے ایک عزیز نے ربوہ جانے کا وعدہ کیا وہ خواجہ صاحب کی وفات پر ان کے تابوت کے ساتھ ربوہ گئے اور قلیل وقت ٹھہرنے کے باوجود اچھا اثر لے کر آئے۔ غرضیکہ خواجہ جلال الدین صاحب کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا

میں نے "عارضی وقف" کے جو اصحاب کے نام مرکز کو ارسال کئے تھے۔ ان میں سب سے پہلا نمبر مکرم خواجہ جلال الدین صاحب مرحوم کا تھا۔ مرحوم نے ماہ مئی ۶۶ء میں اس "عارضی وقف" کے مطابق آزاد کشمیر (کوٹلی) میں جا کر پندرہ روز کام کیا۔ مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب جہلمی آپ کے ہمراہ تھے مگر وہاں سے آتے ہی بیمار ہو گئے۔ پہلے تو بخار رہا پھر ہچکی کی تکلیف شروع ہو گئی جو وفات سے آدھا گھنٹہ پہلے بند ہوئی۔ غالباً ۳۰ مئی کی شام کو فرمایا کہ بشیر کو بلاؤ میری وفات کا وقت آگیا ہے۔ اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کو اپنی وصیت کے کاغذات سپرد کئے۔ آپ کی حالت خراب پا کر اُن کا لڑکا اور بہو سعیدہ بیگم صاحبہ (بہو) اور استانی خورشید بیگم صاحبہ (بیٹی) ان کو مشن ہسپتال سیالکوٹ میں ۳۱ مئی کی شام کو لے گئے۔ علاج کیا گیا۔ مگر آرام نہ آیا یکم جون ۱۹۶۶ء کو وفات سے ۱/۲ ۳ گھنٹے قبل کہا کہ حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھ دو۔ پھر وفات سے نصف گھنٹہ پہلے سے وفات کے وقت تک یہ کلمات مرحوم کی زبان کا ورد تھے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الشَّافِیْ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" آخری بار کلمہ طیبہ کا لفظ "رَسُوْل" منہ سے نکلا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ یکم جون ۱۹۶۶ء ۱/۲ ۳ بجے شام کا وقت اور جمعرات کا دن تھا۔ ۲ جون کی صبح کو بروز جمعہ میں اتفاق سے آگیا اور اُن کا جنازہ کوٹلی بہرام میں پڑھنے بلکہ پڑھانے کا بھی موقع مولیٰ کریم نے عطا فرما دیا۔ اسی وقت ان کا تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا اور عصر کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی وصیت ادا کر دی تھی۔ بلکہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا چندہ جو تین سال میں ادا کیا جا سکتا تھا وہ بھی سارا ادا کر رکھا تھا۔ ان کے لڑکے مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب اور ان کی بہو مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کو ان کی خدمت کا موقعہ نصیب ہوا فجزاھم اللّٰہ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ خواجہ جلال الدین صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے چار لڑکیاں اور چالیس پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور اسلام و احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

سید امیر حیدر علی شاہ صاحب مرحوم

افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم سید امیر حیدر علی شاہ صاحب موضع مڑانوالی نزد قصبہ کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ جو کہ دیر سے بیمار تھے مورخہ ۲۲/۶ بروز جمعرات علی الصبح قریباً پانچ بجے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے آبائی قبرستان میں جو کہ ان کی اپنی اراضی میں واقعہ تھا دفن کیا گیا۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا عنایت فرمائے اور لواحقین پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

شاہ صاحب بڑے نیک رحم دل خوش اخلاق تھے آپ ۱۵ سال قبل جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس سے پہلے شیعہ فرقہ کے ذاکر تھے۔ جماعت اسلامی میں بھی شامل ہوئے۔ جونہی آپ نے جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا تو آپ انشراح صدر سے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے اور ساتھ ہی وصیت بھی کر دی۔ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کرتے رہے شاہ صاحب کی وفات کی اطلاع ان کے لواحقین نے جو کہ احمدی نہیں ہیں جماعت احمدیہ کو نہ دی اس وجہ سے جنازہ میں کوئی احمدی بھائی شامل نہ ہو سکا۔ دوسرے دن معلوم ہوا تو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائبانہ مسجد لیہ میں ادا کی گئی مورخہ ۲۵/۶ بروز اتوار ہم نے موضع مڑانوالی پہنچ کر لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کی۔ شاہ صاحب کی قبر پر دعائے مغفرت کی گئی۔ جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے۔ وہ شاہ صاحب کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لیہ ضلع مظفرگڑھ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے ...... (الفضل ۲؍ ...)

پھر بعض دفعہ لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔ (افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

درخواست دعا

میرے بچے عزیز ظفر احمد نے امسال ایف ایس سی (نان میڈیکل) اور P.M.A کا امتحان دیا ہوا ہے۔ دونوں میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

ممتاز ظفر اللہ (مری)

مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے

چٹاگانگ

۷ رمئی ۶۱ء کو بعد نماز مغرب ایک جلسہ احاطہ مسجد احمدیہ چوک بازار میں زیر صدارت مکرم جناب غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ ہوا۔ سب سے پہلے لیفٹننٹ کرنل غلام احمد اقبال صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ بعد ازاں مکرم حبیب اللہ صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مولوی فاروق احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں کے دوران تقریر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں سے بعض ایسے اقتباسات پیش کئے جو عشق محمدی صلعم کے بہترین اور نادر نمونے تھے۔ آپ نے سامعین کو بتایا کہ موجودہ دور میں آنحضرت صلعم کا سچا عاشق صادق حضرت احمدؑ کے سوا اور کوئی نہیں۔ آپ کی تقریر قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ دوسری تقریر مکرم احمد توفیق چودھری صاحب کی انگلش زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان Ahmadiyya Movement in Islam تھا۔ آپ نے قریباً ایک گھنٹہ تک احمدیت اور اسلام پر نہایت شستہ زبان میں تقریر کی۔ ان کے بعد جناب عبدالرحیم صاحب یونس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر میں صاحب صدر نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات بھول جائیں اور اپنے دین کی خاطر متحد ہو کر اسلام کی تبلیغ کا کام اور "صلیبی مذہب" عیسائیت کے غلبہ کو فاؤ کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر آ جائیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو دنیا میں قائم کر دیں کہ دنیا پھر سے اسلام کے جھنڈے تلے امن کا گہوارہ بن جائے۔ جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح ارشاد)

لیہ ضلع مظفرگڑھ

۷ جون بعد نماز جمعہ جلسہ یوم والدین زیر صدارت مکرم رانا محمد رفیع صاحب قائد خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم شیخ انوار احمد صاحب اور خوشی محمد صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ جس میں اولاد کی اولین تربیت اور نشو ونما کی ذمہ دار والدہ کو اول نمبر پر قرار دیا گیا اور والدین کو بچوں پر کڑی نگرانی رکھنے۔ ان کی اصلاح کرنے پر زور دیا گیا۔ نیز بچوں کو دینی تعلیم دلانے آوارہ گردی سے روکنے اخلاق و آداب سکھانے پر زور دیا گیا۔ بعد دعائے خیر کے جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

چک نمبر ۵ ضلع حیدرآباد

۱۷ رے کو ایک جلسہ ہوا۔ صدارت کے فرائض چوہدری محمد عبداللہ صاحب واقف عارضی نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد چوہدری اعجاز احمد صاحب ایاز واقف عارضی نے برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے سلسلہ و خلافت کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی یہ تقریب ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

ننکانہ صاحب

مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب میں بعد نماز مغرب ایک اجلاس ہوا۔ جس میں حافظ عبدالرشید صاحب۔ ماسٹر اللہ داد خان صاحب اور ماسٹر رشید احمد صاحب قمر نے خلافت کی برکات۔ اہمیت اور ضرورت پر تقاریر فرمائیں۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتب سے بھی موقعہ کے مناسب اقتباسات پیش کئے گئے آخر میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تک خلافت کی ضرورت واہمیت پر تقریر فرمائی۔ مولوی صاحب موصوف مرکز سے اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اگلے روز لجنہ اماء اللہ مقامی کے جلسہ میں بھی مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور اس ضمن میں مستورات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

کریم نگر فارم

زیر صدارت جناب چوہدری فضل احمد صاحب صدر جماعت ایک بجے دوپہر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے برکات خلافت پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جس میں مکرم حافظ صاحب نے برکات خلافت اور حضرت امیر المومنین کی تحریکات پر مفصل روشنی ڈالی ۳ بجے جلسہ ختم ہوا (سیکرٹری اصلاح وارشاد)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے .... جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے"

تحریک جدید کے سال رواں کا نواں مہینہ گذر رہا ہے۔ اور صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا منڈی بہاء الدین میں ورود مسعود

مدتوں سے ہماری دلی خواہش تھی کہ حضرت ام المومنین صاحبہ ہماری بستی میں تشریف لائیں سو انہوں نے ہماری اس آرزو کو شرف قبولیت بخشا۔ اس موقعہ پر قرب و جوار کے دیہات سے بھی احمدی مستورات آئی ہوئی تھیں علاوہ ازیں جماعت کی غیر از جماعت بہنوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ پھر نظم پڑھی گئی اس کے بعد خاکسار نے سپاسنامہ پڑھا نسیم منور نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مضمون پڑھا ناصرات میں سے دو بچیوں نے نظم اور مضمون پڑھا۔ آخر میں حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسن طریق سے روشنی ڈالی سب حاضرات نہایت خاموشی اور محبت سے حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی کی تقریر دلپذیر سے محظوظ ہوتی رہیں۔

آخر میں حضرت سیدہ آپا جان نے سب بہنوں کے لئے دعا فرمائی۔ اور زریں اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے نعت پڑھی۔ آخر میں حضرت آپا جان مدظلہا العالی نے دعا فرمائی اور جلسہ کی کارروائی بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

(صدر لجنہ منڈی بہاء الدین)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے دادا جان اصغر علی صاحب کی صحت خراب رہتی ہے اور کمر میں درد رہتا ہے (مبشر احمد جاوید ولد چوہدری محمد شریف صاحب احمد آباد اسٹیٹ)

۲۔ خاکسار نے امسال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ سلیمان رشید احمد سونگی ابن ماسٹر محمد بخش صاحب سونگی گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار کو گذشتہ چھ سال سے مسلسل مشکلات اور صدمات پہنچتے رہے ہیں۔ محمد عبداللہ بریڈ فورڈ

۴۔ خاکسار کی عزیزہ بچی امۃ المجید کا دل کا اپریشن ہوا ہے۔ جب سے اپریشن ہوا ہے چھاتی پر درد اور بلغم کا بہت اثر ہے۔

عبدالسلام نذر گر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کی نئی قرارداد

نیویارک ۔ ۱۴ر جولائی ۔ پاکستان نے جنرل اسمبلی سے کہا ہے کہ بیت المقدس کے بارے میں پاکستان کی قرارداد پر عمل نہ کر کے اسرائیل نے اس بین الاقوامی ادارہ کی توہین کی ہے۔ اس لئے جنرل اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ اپنا وقار برقرار رکھے۔ اور اس نے جس قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کیا ہے اس پر عمل کرائے۔ رات جنرل اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے مندوب آغا شاہی نے کہا کہ اسرائیل نے بیت المقدس کے اردنی حصہ کو اپنے علاقہ میں ضم کرنے کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی پرواہ نہیں کرتا۔ انہوں نے تالیوں کی گونج میں کہا کہ اسرائیل کے اس رویّہ کی مذمت کی جائے اور سلامتی کونسل کو ہدایت کی جائے کہ وہ متعلقہ قرارداد پر عمل درآمد کے لئے اقدامات کرے۔

اردن کے نمائندہ مسٹر احمد توماں نے کہا کہ اسرائیل نے قرارداد کو مسترد کر کے اقوام متحدہ کو چیلنج کیا ہے۔ اس لئے بین الاقوامی ادارہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ روسی مندوب مسٹر فیڈرنکو نے کہا کہ اگر جنرل اسمبلی نے کوئی اقدام کیا اور اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی پابندیاں عاید کیں تو روس ان کی حمایت کرے گا۔

امریکہ اور اسرائیل کے نمائندے جنرل اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرانے کے لئے زبردست دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کی کوشش ہے کہ اسمبلی میں کوئی نئی قرارداد پیش نہ ہونے پائے اور اجلاس بغیر کسی فیصلے کے ملتوی ہو جائے۔

عربوں کے خون سے رنگے ہوئے ہاتھ۔

پیکنگ ۱۴ر جولائی ۔ جمہوریہ چین کے اخبار "پیپلز ڈیلی" نے اسرائیل کے وزیر دفاع موشے دایان کو سامراجی طاقتوں کا تربیت یافتہ "شکاری کتا" قرار دیا ہے جس کے پنجے امن پسند عربوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ کل اخبار کے صفحہ اول پر ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں امریکہ اور برطانیہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ موشے دایان کا عربوں پر اسرائیل کے حملے سے چند روز قبل وزیر دفاع کی حیثیت سے تقرر اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ان دونوں طاقتوں نے اس شکاری کتے کی تربیت کی تاکہ وہ معصوم عربوں کا خون چوس سکے۔ اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے اسرائیل سے گٹھ جوڑ کر کے عربوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

چار عرب ملکوں کی فیڈریشن!

دمشق ۱۴ر جولائی ۔ باخبر ذرائع کے مطابق قاہرہ میں عرب جمہوریہ، شام، الجزائر اور عراق کے سربراہ چاروں ملکوں کی فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں تاکہ اسرائیل کے جارحانہ عزائم کا مل کر مقابلہ کیا جا سکے۔ یہاں اب تک معلوم ہوا ہے کہ تیرہ عرب ملکوں کی سربراہی کانفرنس منعقد ہونے کا کوئی امکان نہیں بلکہ ان ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس منعقد ہو گا جو اسرائیل کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ عراق کے صدر عارف نے کہا ہے کہ اسرائیل سے جنگ کرنا تمام عرب ممالک کی یکساں ذمہ داری ہے۔

پاکستان عرب بھائیوں کی ہر ممکن امداد کرے گا

اسلام آباد ۱۴ر جولائی ۔ کل یہاں دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان عربوں کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ خبر درست نہیں کہ ایئر مارشل اصغر خان کو اردن کی فضائیہ کی تنظیم نو کا کام سونپ دیا گیا ہے لیکن یہ صحیح ہے کہ عرب ممالک کے کچھ فوجی وفود تربیت وغیرہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان آچکے ہیں اور مزید آنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے اور اپنے وسائل کے اندر رہ کر ان کے لئے ہمارے بس میں جو بھی ہو گا کریں گے۔

چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے

لندن ۱۴ر جولائی ۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن نے کل دارالعوام میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس سلسلہ میں متعلقہ ملکوں سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ مسٹر ولسن نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ روکنے کا سمجھوتہ صرف اسی صورت میں مؤثر ہو سکتا ہے جب چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ صورت حال برقرار رہی تو مزید ملک ایٹمی ہتھیار بنائیں گے اور وہ وقت آجائے گا جب اس بارے کوئی سمجھوتہ کرنا ممکن نہیں رہے گا۔

صدر ایوب روس کا دورہ کریں گے،

راولپنڈی ۱۴ر جولائی ۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق صدر ایوب آئندہ ماہ روس کے سرکاری دورہ پر جا رہے ہیں جہاں وہ روسی رہنماؤں سے اہم عالمی امور، مشرق وسطیٰ کی صورت حال، برصغیر میں قیام امن کے مسائل اور پاکستان و روس کے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔ صدر روسی رہنماؤں کو بھارت کے جنگی جنون۔ اندھا دھند اسلحہ سازی اور دنیا بھر سے ہتھیار جمع کرنے کی مہم سے بھی آگاہ کریں گے اور انہیں بتائیں گے کہ بھارت کس طرح اعلان تاشقند کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔

یوم شہدائے کشمیر

راولپنڈی ۱۴ر جولائی ۔ پاکستان ۔ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے تمام بڑے بڑے شہروں میں کل یوم شہدائے کشمیر بڑی عقیدت اور احترام سے منایا گیا۔ آج سے ۳۶ برس پہلے اسی روز سنٹرل جیل سری نگر باہر جانبازان وطن نے ڈوگرہ راج کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا جو بالآخر ایک عظیم تحریک آزادی کا آغاز ثابت ہوا۔ پاکستان اور جموں کشمیر کے آزاد و غلام حصہ میں بھی جلسے منعقد ہوئے۔

تحریک جدید کا چندہ مالی حیثیت سے کم نہیں ہونا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو"

جو افراد تحریک جدید کی مالی قربانی میں اپنی پوری قوت صرف نہیں کرتے بلکہ اپنی مالی حیثیت سے کم چندہ دیتے ہیں وہ حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کو بغور مطالعہ فرمائیں اور حیات طیبہ کا وارث بننے کے لئے صحیح طریق کار اختیار فرما دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد سعید اللہ میرین انجینئر پسر بابو محمد بخش صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کا نکاح بشریٰ بیگم بی اے بنت سیٹھ محبوب علی خان صاحب سے بعوض -/۵۰۰۰ روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷ ﷲ کو بعد نماز مغرب کراچی میں پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خاکسار پروفیسر حمید اللہ ایم اے ۔ ریاض)

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

احباب جماعت اخبار الفضل کا چندہ براہ راست دفتر الفضل کو یا مقامی جماعت یا افسر صاحب خزانہ کو بھجواتے ہیں اور پوری تفصیل نہیں لکھتے براہ مہربانی چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل درج فرمایا کریں۔ اگر اخبار جاری ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے اور اگر پہلے سے خریدار نہ ہوں تو اس میں اس بات کی صراحت کر دی جائے تاکہ تعمیل میں تاخیر اور دقت پیش نہ آوے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا!

میری اہلیہ دس بارہ روز سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ آمین۔ (عبدالرشید کارکن دفتر الفضل ربوہ)

لیابیر کے درد اور سردرد
بفضلہ دس روپے کی چار خوراکوں سے چار ہی ثابت ۔ بالترتیب ریائز کیور ۔ استھما کیور ۔ پیپٹر کیور ۔ ہیڈایک کیور استعمال کریں۔ محصول ڈاک ڈیڑھ روپیہ
(ڈاکٹر لودھی ہومیو اینڈ کمپنی ۔ ربوہ)

مجرم اور قصوروار کو سزا دینے یا معاف کرنے کے متعلق قرآنی تعلیم

سزا یا معافی دونوں صورتوں میں بہرحال اصلاح کو مدّنظر رکھنا ضروری ہے،

(۲)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت ۲۳ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا فرما کر مومنوں کو یہ عام ہدایت دی ہے کہ انہیں دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا چاہیئے۔ مگر معاف کرنے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے بعض لوگ نادانی سے ایک طرف نکل گئے ہیں۔ اور بعض دوسری طرف۔ وہ لوگ جن کا کوئی قصور کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ مجرم کو ضرور سزا دینی چاہیئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور جو قصور کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہیئے مگر یہ سب خود غرضی کے فتوے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہیئے وہ اس قسم کی بات اسی وقت کہتا ہے جب وہ خود مجرم ہوتا ہے۔ اگر مجرم نہ ہوتا تو اس کی بات مان لیتے۔ لیکن جب اُس کا کوئی قصور کرتا ہے۔ تب وہ یہ بات نہیں کہتا۔ اسی طرح جو شخص اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سزا دینی چاہیئے، وہ بھی اسی وقت یہ بات کہتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اس کا قصور کرتا ہے لیکن جب وہ خود کسی کا قصور کرتا ہے تب یہ بات اس کے مونہہ سے نہیں نکلتی۔ اس وقت وہ یہی کہتا ہے کہ خدا جو معاف کرتا ہے تو بندہ کیوں معاف نہ کرے۔ پس یہ دونوں فتوے خود غرضی پر مشتمل ہیں۔ اصل فتویٰ وہی ہو سکتا ہے جس میں کوئی اپنی غرض شامل نہ ہو اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے کہ جب کسی شخص سے کوئی جرم سرزد ہو تو تم یہ دیکھو کہ سزا دینے میں اُس کی اصلاح ہو سکتی ہے یا معاف کرنے سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں سزا دینے میں مجرم کی اصلاح دکھائی دیتی ہو تو اسے سزا دو۔ اگر معاف کرنے سے اس کے اخلاق درست ہو سکتے ہوں تو اسے معاف کر دو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (الشوریٰ ع۴)

یعنی بدی کا بدلہ اتنا ہی ہے جتنا کسی کا جرم ہو لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کو معاف کرے اور اصلاح کو مدّنظر رکھے یعنی اس معافی کے نتیجہ میں فساد پیدا نہ ہو بلکہ دوسرے کی اصلاح ہو تو ایسے شخص کا نیک اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ یعنی اگر کوئی شخص جرم سے زیادہ سزا دیتا ہے یا باوجود اس کے کہ عقلی طور پر وہ سمجھتا ہے کہ اگر مجرم کو سزا دی گئی تو اس کے اخلاق اور بھی بگڑ جائیں گے اور وہ نیکی سے اور بھی دور چلا جائے گا۔ لیکن پھر بھی وہ اس کو دکھ دینے کے لئے سزا دے۔ یا اگر ذاتی طور پر وہ سمجھتا ہے کہ اس شخص کو معاف کرنا اسے گناہ پر اور بھی دلیر بنا دے گا مگر اس کے باوجود وہ اسے معاف کر دے تو ایسے تمام لوگ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ظالم ہوں گے اور وہ اپنے اس فعل کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے جرائم کے سلسلہ میں پیش کی ہے۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ تعلیم کس قدر امن پیدا کرنے والی اور ہر قسم کے فسادات اور جھگڑوں کو دنیا سے مٹانے والی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ ص ۲۸۵، ص ۲۸۶)

درخواستِ دُعا

موضع میٹھانی ضلع نواب شاہ کے ایک مخیر احمدی دوست مکرم محمد یعقوب صاحب بی ڈی ممبر کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کے کچھ آدمی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان ہیں۔ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ (مرزا طاہر احمد۔ ناظم ارشاد وقف جدید)

اسرائیلی فوج کی طرف سے نہر سویز کو پار کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی

مصری توپخانہ نے یہودی فوج سے بھری ہوئی متعدد کشتیاں تباہ کر دیں،

قاہرہ ۱۵ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں نے اسرائیل کی طرف سے نہر سویز کو پار کرنے کی کوشش ناکام بنا دی۔ مصری توپ خانے نے شدید گولہ باری کر کے فوج سے بھری ہوئی اسرائیل کی ایک بہت بڑی موٹر لانچ اور کئی چھوٹی کشتیاں تباہ کر دیں۔ اور نہر کے مشرقی کنارے پر یہودیوں کی توپوں کو خاموش کر دیا۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کے بعد کل سب سے بڑی جھڑپ میں فریقین نے ٹینکوں کا استعمال کیا اور گھمسان کی جنگ میں اسرائیل کے متعدد ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ اسرائیل نے اعتراف کیا کہ اس کے بہت سے فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے مطابق اسرائیلی فوج نے کل کشتیوں کے ذریعے نہر سویز کو پار کرنے کی کوشش کی ہے۔ قاہرہ ریڈیو نے کل دوپہر کو اپنا پروگرام روک کر اعلان کیا کہ اسرائیلی فوجوں نے نہر سویز کو پار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ریڈیو نے ایک فوجی بیان کے حوالے سے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج نے قنطارہ کے علاقے میں ایک بڑی موٹر لانچ اور ربڑ کی متعدد کشتیاں نہر میں ڈالیں۔ ان کشتیوں پر فوج سوار تھی۔ جونہی انہوں نے مغربی کنارے کی طرف حرکت کی مصری توپ خانہ کو کارروائی کا حکم دیا گیا۔ جس نے تمام کشتیوں کو تباہ کر دیا۔

ریڈیو قاہرہ کے اعلانات کے مطابق نہر سویز کو پار کرنے کی اسرائیلی کوشش سے قبل دونوں ملکوں کی فوجوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ قنطارہ کے علاقے سے اسرائیلی توپ خانہ اور ٹینکوں نے نہر سویز کے مغربی کنارے پر اسماعیلیہ اور فردان میں مصری مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔ اس کے جواب میں مصری توپ خانہ اور قنطارہ کے علاقے میں متعین مصر کے بکتربند دستے حرکت میں آ گئے۔

ترجمان نے کہا مصری توپ خانہ نے اسرائیل کی مشین گنوں اور توپخانے کے مورچوں کو تباہ کر دیا اور توپیں خاموش کر دیں۔ ترجمان نے کہا کہ قنطارہ کے علاقے میں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں اسرائیل کے متعدد ٹینک تباہ ہو گئے۔

جنرل اسمبلی میں پاکستان کی دوسری قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور ہو گئی

اسرائیلی وزیر خارجہ نے اس قرارداد کو بھی مسترد کرنے کا اعلان کر دیا

نیویارک ۱۵ جولائی۔ گزشتہ رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی دوسری قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور ہو گئی۔ ۹۹ ملکوں نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے۔ اٹھارہ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان نے اسمبلی میں کہا پاکستان مذہبی تعصب سے کام لے رہا ہے۔ اسرائیل ۴ جولائی کی قرارداد کی طرح اس نئی قرارداد پر بھی عمل نہیں کرے گا

پاکستان کی نئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے بیت المقدس کے انضمام کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے ہیں انہیں منسوخ کرانے کا انتظام کیا جائے۔ قرارداد میں پاکستان کی سابقہ قرارداد منظور نہ کرنے پر اسرائیل کی مذمت کی گئی ہے اور جنرل اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے لئے سلامتی کونسل کی وساطت سے سخت ترین اقدامات کئے جائیں۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ جناب آغا شاہی نے اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان کی الزام تراشیوں کا جواب دیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا وزیر خارجہ اسرائیل نے معاملے کو توڑ موڑ کر پیش کیا ہے اور میرا فرض ہے کہ میں اس کی وضاحت کروں۔ آپ نے کہا کہ تسلیم ایسے ملک کو کیا جاتا ہے جس میں تسلیم کئے جانے کی اہلیت موجود ہو۔ پاکستان نے اسرائیل کو اس لئے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ وہ پاکستان کا ہم مذہب نہیں بلکہ اس لئے انکار کیا ہے کہ اسرائیل میں اقوام متحدہ کے منشور کے تحت بین الاقوامی ذمہ داریاں نباہنے کا احساس ہی موجود نہیں۔ بعد وہ ان ملکوں کے معیار پر پورا نہیں اترتا جنہیں اقوام متحدہ کے منشور کے تحت تسلیم کر لینا چاہیئے۔ مسٹر آغا شاہی نے کہا کہ اگر اسرائیل میں اقوام متحدہ کے منشور پر عمل درآمد کرنے کا ذرہ بھر بھی احساس ہوتا تو وہ بیت المقدس کے متعلق جنرل اسمبلی کی قرارداد مسترد کر کے عالمی ادارے کی توہین کا مرتکب نہ ہوتا۔